Registered.

No. L. 89.

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد (۲۸) مطبوعہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ نمبر (۱)

تار برقیاں

جنوبی افریقہ کی فوجیں لارڈ رابرٹس کے آنے کی خبر ... رائز پر ایک اور ...

کہتے ہیں کہ گورنمنٹ نے ناٹو برادران کی رہائی کا حکم دیدیا ... رہا ہونے والے ہیں۔ اڑھائی سال کی نظربندی کے بعد ... ہندمیں لارڈ رابرٹس کے سٹاف پر جنوبی ... کو بدلیں گے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر

پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب۔ پادری چیل سنگھ صاحب
مسٹر الیشع نامر صاحب۔ پادری کدار ناتھ صاحب ایم۔ اے۔ } ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس

امیر کابل اور آزادی تحریر و تقریر۔ ایک

بخارا کے تاجر کا لڑکا امیر کے یہاں نوکر ہے وہ بیان کرتا ہے کہ ایک روز امیر کابل کسی ہندوستانی اخبار کا ترجمہ سن رہے تھے جس میں برٹش گورنمنٹ کے حکام کی نکتہ چینی کی گئی تھی مصاحبین میں سے ایک نے کہا کہ ...

ہوگا تب سمجھا جائیگا کہ فیصلہ نامکمل ہے۔ تین دن کا میچ ہو تو ۱۵۰ رنز زیادہ ہونے پر اور دو دن کا میچ ہو تو ۱۰۰ رنز پر اور ایک دن کا میچ ہو تو ۷۵ رنز پر ایک جانب دوسری جانب کو مکرر اِن جانے پر مجبور کر سکتی ہے۔ اِن قواعد کی کاپیاں۔ آسٹریلیا۔ امریکہ۔ جنوبی افریقہ اور انڈیا کو بھیجی گئیں ؎

جنگ ٹرنسوال سے پہلے بوئروں نے

ہندوستانیوں سے تمام مال و اسباب چھین لیا اور سوداگروں کی دُکانیں روز روشن لوٹ لیں۔ زادراہ کے لئے تھوڑا سا خرچ دیکر ٹرنسوال سے باہر نکال دیا۔ اب یہہ مظلوم کرافٹ مارکیٹ (بمبئی) میں پڑے ہیں اور ہماری مہربان گورنمنٹ ان آفت زدوں کی مدد کرتی ہے۔ ان میں سے بہت لوگ ...
سو...

نوٹ ٹیک سے پتہ لگا کہ بوئروں کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے اور اب جنگ کے لئے آخری آدمیوں کو لا رہے ہیں۔ انگلستان میں جوش جنگ پورے زور میں ہے۔ ڈیوک مارلبرو لارڈ ہیرس اور کئی ممبران پارلیمنٹ میدان جنگ میں جانیکو تیار ہو رہے ہیں ؎

ایک روسی اگبوٹ باسفرس سے دس ترکی

پولیٹکل پناہ گیر لیکر سباسٹوپول کو روانہ ہوا۔ اِن لوگوں پر سلطان روم کو تخت سے اُتارنے کی سازش کا شبہ تھا اس واسطے یہہ لوگ خوف کے مارے چلتے ہوئے۔ یہہ لوگ سلطنت عثمانیہ کے مختلف سرکاری اور غیر سرکاری جماعتوں سے متعلق ہیں۔ اور اُن کا قیاس کہ ...

مسیح کی تعلیم

بقیہ گیارھواں باب

اس نے خود اقرار کیا کہ "میں خدا کی روح سے دیووں کو نکالتا ہوں" متی ۱۲: ۲۸- اور مسیح اپنے شاگردوں کو ویسے ہی ہتھیار دیتا ہی جس سے وہ دنیا کی شرارت کو نکالیں اور شیطان کو شکست دیویں- وہ روح کو بھیجتا ہی اور اس روح کا پہلا کام یہہ ہی کہ وہ ان کے دلوں کو پاک بننے کی قدرت بخشتا ہی- وہ ان کے منادی کے کام کی بابت یوں وعدہ دیتا ہی کہ "کیونکہ کہنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم میں بولتی ہی" متی ۱۰: ۲۰- وہ ان کو یہہ بھی وعدہ دیتا کہ روح ساری سچائی میں ان کی ہدایت کریگی- اور یہہ وعدہ گذشتہ زمانوں میں پورا ہوا- اور زمانہ بزمانہ پورا ہوتا جائیگا- اور اس نے بھی اس امر میں ایک حیرت انگیز بات کا وعدہ دیا کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہی یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا- اور ان سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں" یوحنا ۱۴: ۱۲- اس وعدہ سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ مسیح اس بات کا یقین کرتا تھا کہ روح کی بخشش کے بعد اس کے شاگردوں میں ایسی زندگی اور قدرت آویگی کہ وہ روحانی کاموں میں فتح حاصل کریں گے اور انسان کے دلوں میں ایسی روحانی تبدیلیوں کا کام کریں گے جو مسیح کے کام سے بھی بڑھکر ہیں- جیوں جیوں ہم ایمان میں بڑھتے جائیں گے تیوں تیوں وہ اُسے دینے میں ہم سے دریغ نہ کریگا- ہم میں ایمان کا ہونا درکار ہی- اب ہم ختم کرنے میں اس بات پر زور دیتے ہیں جو اس بات کے سارے مضمون سے متعلق ہی کہ جب سے مسیح باپ کی گود میں سے اس دنیا میں اُترا اور پھر دنیا چھوڑ کے باپ کے پاس چڑھ گیا تب سے یہہ امر دیکھنے میں آتا ہی- عہد عتیق کے مقدس لوگوں پر خدا کی روح اثر کرتی تھی اور کتنوں میں بھی جو مسیح کے آنے کی بابت ناواقف ہیں روح کام کرتی ہی- لیکن روح کی بخشش مسیح کے ایمانداروں کو ایک عجیب اور جلالی طرح سے دی گئی- یوحنا رسول روح کی بابت ایسا لکھتا ہی کہ روح قدس اب تک نہ اُتری تھی اس لئے کہ یسوع ہنوز اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا اور یوحنا کی بات مسیح کی تعلیم کے معنے سے فرق نہیں رکھتی کیونکہ مسیح نے خود کہا کہ "اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا- لیکن اگر میں جاؤں تو میں اُسے تمہارے پاس بھیجونگا" یہہ کیوں ایسا ہوا؟ روح کا آنا اور کام کرنا کیوں دیر سے ہوا؟- اور روح کا آنا کیوں مسیح کے جلال میں پہنچنے تک موقوف رہا؟ ایسے سوالوں کے جواب دینے میں ہمارے سب سے بزرگ دیندار عالم اُستاد اقرار کرتے ہیں کہ یہہ امر ہماری سمجھ میں کامل طور سے نہیں آتا- لیکن خواہ سمجھ میں آوے خواہ نہ آوے تو بھی ہم جانتے ہیں کہ روح کی بخشش اب زیادتی سے ہمارے پاس ہی تو چاہئے کہ ہم اس بخشش کی زیادہ عزت اور قدر کریں اور زیادہ سرگرمی سے عمل میں لاویں اور اس کے علاوہ یہہ بھی یاد رہے کہ ہم اس انجیل کی زیادہ عزت کریں کیونکہ اس میں روح کا بیان ہی ؛

اس روح کی بخشش کے سبب مسیح نے کہا کہ "ان میں سے جو عورتوں سے پیدا ہوئے یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی نبی بڑا نہیں- لیکن جو خدا کی بادشاہت میں چھوٹا ہی اس سے بڑا ہی" لوقا ۷: ۲۸ ؛

⁂

بارھواں باب

مسیح کی تعلیم کلیسیا کی بابت

مسیح کلیسیا کا ذکر کم کرتا تھا- کلیسیا الہی ہی-

(۱) بنیاد (۲) شراکت (۳) معجزانہ قدرت میں-

معجزانہ قدرتوں کا بیان اور مطلب کلیسیا کا فرض کلیسیا کی کاموں کا بیان-

(۱) کلیسیا کی اندر-

(۱) بندگی- (۲) تنبیہہ- (۳) آپس کی خاطرداری

(۴) خدمتگذاری (۵) سیکرامنٹ-

(۲) کلیسیا کی باہر- انجیل کا پھیلنا- یگانگت کی ضرورت کلیسیا کی شرکا کی فرایض کی بابت-

یہہ بات واضح ہو کہ بہت مدت سے کلیسیا کی بابت طرح طرح کی بحث اور مختلف رائیں جاری ہوئیں کتنے لوگ کلیسیا اور اس کے اختیار کے بارے میں بہت کہتے ہیں اور اس کے خلاف کتنے اس کے اختیار کی کم پروا کرتے ہیں- اب ہم دریافت کریں کہ اس میں مسیح کی تعلیم کیا ہی ؛

(۱) مسیح کلیسیا کی بابت تھوڑا ذکر کرتا ہی- پھر دوبارہ اس کے سارے وعظوں میں اس کا خاص نام آتا ہی اور ان دو موقعوں کا بیان صرف ایک انجیل میں لکھا ہی (متی ۱۶: ۱۶-۱۹) اور (۲۸: ۱۵-۲۰) تو بھی اس چھوٹے سے بیان سے ہم ایسا خیال نہ کریں کہ مسیح کے نزدیک کلیسیا کم قدر تھی- کیونکہ اس کا ذکر بہت زور اور تاکید کے ساتھ اس نے کیا- بات تو چھوٹی تھی لیکن اس میں مطلب بھاری مسیح کی خدمتگذاری قریب ختم ہونے پر تھی جب کلیسیا کا ذکر ہوا- لیکن اس کی باتیں پر زور ہیں "میں اپنی کلیسیا کو بناؤنگا" (متی ۱۶: ۱۸) ؛

محمد صالح اور انکار رسالہ

"عدم ضرورت کفارہ ازروئے بائبل"

ہمارے سامنے اس وقت ایک ہنڈبل یایوں کہیں کہ ایک دو ورقی رسالہ موجود ہے جو محمدیوں کی طرف سے شایع ہوا ہے۔ "عدم ضرورت کفارہ ازروئے بائبل" اس کا عنوان ہے۔ تمام مضمون ایسی بے علمی اور بے خبری پر مبنی ہے کہ اس کے جواب میں قلم اُٹھانا وقت کو ضایع کرنا مگر چونکہ ہمیں معتبر وسایل سے خبر ملی ہے کہ محمد صالح احب جو مصنف اس رسالہ کے ہیں کچھ عرصہ تک عیسائی ہ چکے ہیں۔ اور اس لحاظ سے اُن کی یہہ تصنیف مسلمانوں ے نزدیک ایک عجیب قسم کی وقعت رکھتی ہے۔ ہم مناسب تے ہیں کہ چند الفاظ ان کے رسالہ کے جواب میں عرض ے جایں۔ اگر یہہ وہی مسٹر محمد صالح ہیں جن کی طرف ہمارا رہ ہے تو مضمون کی بحث سے پیشتر اتنا بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف تھوڑے دن تک عیسائی رہے اور اس عرصہ میں بھی اکثر خفیہ خفیہ طور پر مسجدوں میں جاکر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور مسیحیوں کو کہا کرتے تھے کہ میں سچے دل سے عیسائی ہوں۔ راز فاش ہونے پر انہوں نے معلوم کر لیا کہ دال گلتی نظر نہیں آتی سو گندم نمائی اور جو فروشی کے بازار کو بند کرنا چاہئے اور ان عیسائیوں کو کہدینا چاہئے کہ میں دل سے کبھی مسیحی نہیں ہوا۔ اب انہوں نے بعض مسلمانوں کے ساتھ ملکر یہہ بیڑا اُٹھایا ہے کہ عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کو لغو اور باطل ثابت کریں چنانچہ وہ اپنے رسالہ کے شروع میں اس طرح فرماتے ہیں "اے ناظرین احکام الہی کے توڑنے اور خداوند تعالی کی نافرمانیوں کا بڑا بھاری ذریعہ عیسائیوں کا ساختہ اور پرداختہ مسئلہ کفارہ ہے جس کے بھروسہ پر عیسائی بے دھڑک دن رات گناہ کرتے ہیں"۔ اور پھر ذرا آگے بڑھکر پولوس اور لوتھر کی تصنیفات سے چند دھوکے فقرے نقل کرکے اپنے دعوی کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کی کوشش کی ہے چنانچہ کسی پادری بیڈلی صاحب کی کتاب کے ترجمہ سے ذیل کے الفاظ اقتباس کرکے لوتھر صاحب پر یہہ طعن کیا ہے "لوتھر مارٹن فرقہ پروٹسٹنٹ کے پیشوا فرماتے ہیں کہ فقط ایمان رکھو اور بغیر روزہ کے سختی اور کسی پرہیز کے بارکے ... ہاں گناہ کرو اور خوب دلیری سے گناہ فقط ایمان رکھو۔ اور اگرچہ ایک دن میں ہزار دفعہ حرامکاری یاخون کرو صرف ایمان رکھو۔ میں کہتا ہوں کہ تمہارا ایمان تم کو بچائیگا۔ لوتھر مارٹن کے فرمانے کے بموجب احکام خداوندی سے کیسی آزادی حاصل ہوئی جو دن رات گناہوں میں غرقاب ہوکر بھی نجات اُخروی سے ناامید نہ ہوئے"۔ ہم اس کے جواب میں یہہ عرض کرتے ہیں کہ اول تو یہہ ترجمہ صحیح نہیں۔ لوتھر کے اصل الفاظ کا یہہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ عیسائی اگر چاہے تو دن بھر میں ہزار ہزار مرتبہ حرامکاری اور خون کرے تو بھی اس کا ایمان اس کو بچائیگا۔ اس کے الفاظ کا یہہ مطلب ہے کہ گنہگار انسان سے خواہ کیسے ہی قبیح اور مذموم گناہ سرزد ہوئے ہوں تاہم اگر وہ مسیح پر ایمان لائے وہ نجات کا وارث ہوگا۔ اسکا ایمان اسکو بچائیگا؛

اگر مصنف رسالہ کو یہہ معلوم ہوتا کہ لوتھر نے کس موقعہ اور کس صورت میں ان الفاظ کو استعمال کیا تو وہ ہرگز ان کو اپنے دعوی کے ثبوت میں بطور دلیل پیش نہ کرتا۔ ہم بتاتے ہیں کہ وہ کس موقعہ پر ان الفاظ کو اپنی زبان سے نکالتا ہے۔ وہ کسی ایسے شخص کو جو زناکاری کا عادی ہو یا خونریزی کے کاموں میں مصروف ہو ان الفاظ سے یہہ تسلی نہیں دیتا کہ کچھ مضائقہ نہیں تم ایسے کام کرتے چلے جاؤ مسیح تم کو بچائیگا۔ بلکہ وہ اپنے ایک دوست کو یہہ جملے تحریر کرتا ہے۔ اس کے دوست منکتھان کے دل میں یہہ خیال بار بار زور مارتا تھا کہ عشائے ربانی کے وقت روٹی اور انگور کے رس ہر دو چیزوں کا استعمال ہونا چاہئے۔ رومن کیتھلک کلیسیا میں صرف روٹی استعمال کرتے تھے۔ منکتھان اس بات کو گناہ سمجھتا تھا۔ ورٹنبرگ میں جہاں ان کے ہم خیال لوگ زیادہ پائے جاتے تھے مسیح کے حکم کے بموجب دونوں چیزیں برتی جاتی تھیں مگر جہاں جہاں رومی کلیسیا کا زور تھا وہاں صرف روٹی استعمال میں آتی تھی۔ لوتھر منکتھان کے ساتھ اس بات میں تو متفق تھا کہ دونوں چیزیں برتی جائیں۔ مگر اس خیال سے کہ یہہ ایک ایسا امر ہے جو مقرری رسم سے علاقہ رکھتا ہے وہ چاہتا تھا کہ رسمی معاملات کے سبب سے عوام کی مخالفت ابھاری نہ جائے کیونکہ وہ یہہ مانتا تھا کہ ایسی باتیں سچائی کی منادی سے خود بخود درست ہو جائیں گے پس وہ اپنے دوست کو ایک خط لکھتا ہے جس کا خلاصہ مطلب اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔ منکتھان تم ایسی ایسی باتوں سے آزردہ خاطر کیوں ہورہے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جو ہمارا نجات دہندہ ہے وہ ایسا قادر ہے کہ بدترین عاصی کو بھی بچا سکتا ہے۔ ہاں اگر کسی شخص نے ایک دن میں ہزار گناہ بھی کئے ہوں تو بھی اگر وہ سچے دل سے اس پر ایمان لائے تو نجات کا وارث بن سکتا ہے۔ اب جبکہ وہ سخت سے سخت اور بد سے بد اخلاقی گناہ معاف کرسکتا ہے تو کیا ایسی باتوں کا معاف کرنا جن کے سبب تم پریشان ہو رہے ہو اس کے نزدیک کچھ مشکل ہے؟۔ دیکھو کتاب ہیرز وِنڈی کیشن آف لوتھر (Hare's Vindication of Luther) مطبوعہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۷۸-۱۹۴؛

اب دیکھئے کہ لوتھر پاکیزگی اور دیگر فرائض کی نسبت کیا کہتا ہے۔ ہم بخوف طوالت صرف ایک مقام پیش کرینگے "جب کوئی شخص ایمان سے راستباز ٹھہرتا ہے اور یسوع مسیح کو



ایمان سے قبول کر لیتا ہے اور جان لیتا ہے کہ مسیح میری راستبازی اور زندگی ہے تو وہ اس اعتقاد کے سبب سے سُست نہیں ہو جاتا بلکہ اچھے درخت کی طرح اچھے پھل لاتا ہے۔ کیونکہ اس کے ایمان کے سبب سے اس کو روح پاک حاصل ہوئی جو آدمی کو سُست نہیں ہونے دیتی۔ بلکہ دینداری کے کاموں کی خواہش اس میں پیدا کرتی۔ خدا کی محبت کا بیج اس کے دل میں بوتی۔ تکالیف کو برداشت سے سہنا۔ دعا مانگنا۔ شکریہ بجالانا اور سب کو پیار کرنا سکھاتی ہے۔ لہذا یہہ بھی ہم مانتے ہیں کہ ایمان بغیر اعمال کے ایک بے حقیقت اور بے جان شے ہے" اب ان دونوں جگہوں کا مقابلہ کرکے کوئی منصف مزاج آدمی یہہ نہیں مان سکتا کہ وہ گناہ کرنے کی تعلیم یا اجازت دیا کرتا تھا۔ جو بات اس کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے سو یہہ ہے کہ وہ ایمان کو ایمان کی جگہہ اور اعمال کو اعمال کی جگہہ دیتا تھا۔ اور جس جوش اور مبالغہ کے ساتھ ایک کی نسبت تحریر کرتا۔ اسی جوش و خروش کے ساتھ دوسرے مضمون پر قلم اُٹھاتا ہے ؛

پھر اسی طرح پولوس کے حق میں خامہ فرسائی کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں "یہہ تعلیم آزادی بخش لوتھر صاحب کی اور میاں پولوس کی ہے جیسا کہ میاں پولوس رومیوں ۳ باب اور ۲۸ آیت میں فرماتا ہے " کیونکہ ہم نے نتیجہ نکالا ہے کہ آدمی ایمان ہی سے بے اعمال شریعت کے راستباز ٹھہرتا ہے" یعنے اعمال کی کچھ حاجت نہیں ایمان ہی سے راستبازی حاصل ہو سکتی ہے" ؛

ہم اس آدمی کی نسبت کیا کہیں جو ساری رات یوسف اور زلیخا کی کہانی سُنکر صبح کو یہہ پوچھے کہ زلیخا عورت تھی یا مرد۔ میاں صالح اتنے دن تک عیسائی رہے۔ مگر پھر بھی پولوس کی دلیل ان کی سمجھ میں نہ آئی۔ کیا رومیوں کے تیسرے باب کے پڑھنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ پولوس یہہ تعلیم دیتا ہے کہ عیسائیوں کو اجازت ہے کہ جس قدر چاہیں گناہ کریں ؟ اس خط کو ایک مرتبہ پھر پہلے باب سے کم از کم آٹھویں باب کے آخر تک پڑھئے۔ وہ ہرگز ہرگز یہہ نہیں کہتا کہ عیسائی مَن مانتے گناہ کر سکتا ہے۔ بلکہ یہہ دکھا کر کہ کیا یہودی اور کیا یونانی سب گنہگار ہیں اور اپنے گناہوں کے سبب سے سزا کے لائق وہ یہہ نتیجہ نکالتا ہے کہ ہم اپنے اعمال سے بچ نہیں سکتے۔ اگر بچیں تو خدا کی رحمت اور فضل سے بچ سکتے ہیں۔ اور وہ رحمت ایسی صورت میں ظاہر ہوئی ہے کہ اس کا انصاف بھی نہیں ٹوٹتا ؛

اب آپ تھوڑی دیر کے لئے دیکھئے کہ وہ پاکیزگی کی نسبت کیا لکھتا ہے "پس ہم کیا کہیں ؟ کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو۔ ایسا نہ ہو۔ ہم تو جو گناہ کی نسبت موئے ہیں پھر کیونکر اس میں زندگی گذرانیں" ؛

"جس حال کہ ہم اس کی موت کی مشابہت میں شامل ہو گئے تو البتہ جی اُٹھنے میں بھی شامل ہونگے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی انسانیت اس کے ساتھ صلیب پر کھینچی گئی تاکہ گناہ کا بدن نیست ہو جائے کہ ہم آگے کو گناہ کے غلام نہ رہیں" وغیرہ وغیرہ۔ رومیوں کا چھٹا باب سارا پڑھنا چاہئے ؛

"کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کی ہیکل ہو اور خدا کی روح تم میں بستی ہے۔ اگر کوئی خدا کی ہیکل کو خراب کرے تو خدا اس کو خراب کریگا۔ کیونکہ خدا کی ہیکل پاک ہے اور وہی تم ہو" ۱ قرنتی ۳: ۱۶-۱۷ مقابلہ کرو اس کے ساتھ۔ ۱ قرنتی ۶: ۱۹-۲۰ ؛

"کیونکہ ہم اسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ہو کے اچھے کاموں کے واسطے پیدا ہوئے جن کے لئے خدا نے ہمیں آگے تیار کیا تھا تاکہ ہم انہیں کیا کریں"۔ افسی ۲: ۱۰ ؛

"تم اگلے چلن کی بابت اس پُرانی انسانیت کو جو فریب دینے والی شہوتوں کے سبب سے خراب ہوئی ہے اُتار دو اور اپنی سمجھ اور طبیعت کی نسبت نئے بنو۔ اور نئی انسانیت کو جو خدا کے موافق راستبازی اور حقیقی پاکیزگی میں پیدا ہوئی پہنو" افسی ۴: ۲۲-۲۴ ؛

اس قسم کے بے شمار مقامات اس بزرگ رسول کی تصنیفات سے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر ہم انہیں پر اکتفا کریں گے اب اگر آپ غور سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ انہیں چند مقامات سے وہ ضروری مسائل جو پولوس نے سکھائے مترشح ہیں مثلاً دیکھئے

(۱) کہ نجات مسیح مصلوب پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے ؛

(۲) کہ اس نجات سے صرف عاقبت میں سزا سے چھوٹ جانا مراد نہیں۔ بلکہ پہلا قدم اس نجات میں گناہ کی نسبت مرنا یا اس کی غلامی سے چھوٹ جانا ہے ؛

(۳) کہ نہ صرف ہم گناہ کی نسبت مرتے بلکہ مسیح کے ساتھ جی کر نئی زندگی پاتے۔ یعنے خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے نئی طاقتیں حاصل کرتے ہیں ؛

(۴) یہہ نئی پیدایش ہم کو مسیح میں اس لئے ملتی کہ ہم اچھے پھل لائیں اور نیک کام کریں ؛

(۵) لیکن یہہ نیک کام اس نئی زندگی کی اصل یا جڑ نہیں بلکہ اس کا لازمی اور ضروری پھل ہیں ؛

(۶) پس ہر مسیحی کا فرض ہے کہ وہ اپنی چال و چلن کی نسبت غافل نہ ہو۔ بلکہ اپنے بدن کو پاک اور صاف رکھے یعنے اپنے اعضا کو گناہ اور بدکاری کے کاموں میں صرف نہ کرے بلکہ اس راستبازی کا لباس پہنے جو خدا نے اس کے لئے تیار فرمائی ہے ؛

اس کے بعد میاں صالح دو ایک اخباروں کا حوالہ دیکر فرماتے ہیں کہ "یوروپ کی اس کثرت سے زناکاری اور شراب نوشی اور دیگر بدتہذیبیاں جن کا کچھ حد و حساب نہیں مسئلہ کفارہ کی بدولت ہیں" اگر بفرض محال ہم یہہ

مان بھی لیں کہ جو کچھ آپ اور آپ کے اخبار نویس فرماتے ہیں وہ صحیح ہے تو اس سے بقول آپ کے یہی نتیجہ نکلا کہ جیسا اُن کا عقیدہ ہے اس کے مطابق ان کے کام ہیں۔ مگر آپ ذرا ان کا حال بھی بتائیں جو اپنے اعمال حسنہ سے بچنے کی تعلیم کو مانتے ہیں۔ کہ ان کے درمیان بھی کام جن کا الزام آپ کفارے پر دھرتے ہیں ایسی کثرت سے ہوتے ہیں یا نہیں جس کثرت سے یورپ میں پائے جاتے ہیں۔ آپ لاہور میں تشریف رکھتے ہیں۔ کیا کبھی "اسرار لاہور" mencaharlah of Lahre کی کوئی جلد جو سٹیشن پر ہر مسافر کو بطور تحفہ کے دکھائی جاتی ہے آپ کی نظر سے نہیں گذری؟ اگر آپ اس صداقت اور انصاف کی عینک کو جو ہمیں پہنایا چاہتے ہیں خود لگائیں تو ہمیں یقین ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ وہ ساری باتیں جو آپ اخبار آرش ٹامس اور اودھ نولکشور میں یوروپ کی نسبت ڈھونڈتے پھرتے ہیں آپ کے آس پاس ہی بہتیری موجود ہیں۔ اور آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ جو اعمال کے پروں پر بہشت کی طرف اُڑنا چاہتے ہیں ان کا ظاہری محراب و منبر البتہ بیرونی پارسائی اور جبہ سائی سے آراستہ ہے مگر درحقیقت "چو بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند" والا حال ہے ؏

مگر یہہ آپ کو کس نے بتایا کہ یورپ میں جتنی زناکاری اور شراب نوشی ہوتی ہے وہ سب کفارہ کی بدولت ہے؟ آپ یہہ سمجھے ہوئے ہیں کہ جتنے گورے رنگ والے ہیں وہ سب کفارہ کو مانتے ہیں۔ یوروپ اور انگلستان کے حال سے ذرا زیادہ واقفیت حاصل کیجئے ؏

پھر آپ نے حزقیل اور استثنا اور یرمیاہ وغیرہ صحائف سے ایک دو آیتیں نقل کرکے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ پرانے عہدنامہ میں کفارہ کی تعلیم نہیں پائی جاتی۔ وہ چند مقامات جو انہوں نے پیش کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ گویا لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر یہہ فرماتا ہے کہ جو جان گناہ کرتی ہے سو ہی ہلاک ہوگی۔ کہ شریر کی شرارت اس پر اور صادق کی صداقت اس پر ہوگی۔ کہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ اگر ہم ایک آیت کو ایک جگہہ سے اور دوسری آیت کو دوسری جگہہ سے کاٹ کر علیحدہ کریں اور پھر اپنی مرضی کے مطابق ان ٹکڑوں سے جو توڑ پھوڑ کر علیحدہ کئے گئے نتائج نکالیں تو یہہ سخت نامناسب بات ہے۔ کیونکہ اس سے ہم مصنف کے اصل منشا کو ضایع کر دیتے ہیں ؏

ہمارے پاس اتنی جگہہ نہیں جو کہ ہم ایک ایک آیت پر جو انہوں نے اقتباس کی ہے غور کریں۔ سو ہم مختصر طور پر یہہ دکھائیں گے کہ اس قسم کے بیانات سے جو انہوں نے پیش کئے ہیں خدا کا کیا مطلب ہے۔ اس کا یہہ مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص شریعت کے کاموں کو پورا کرکے بچنا چاہے تو اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ میرا انصاف اس کے اعمال کے مطابق ہوگا۔ کسی شخص کی طرفداری نہیں کی جائیگی کوئی آدمی کسی آدمی کو بچا نہیں سکتا۔ پر میں اپنی رحمت اور فضل سے بچا سکتا ہوں۔ اور جو اپنی کمزوری اور گنہگاری کو پہچانتے وہ نہ اپنے اوپر اور نہ کسی دوسرے آدمی پر بھروسہ کرتے وہ صرف خدا کی رحمت پر تکیہ کرتے ہیں۔ بائبل کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت نجات دینے والی نہیں بلکہ اس کا یہہ کام ہے کہ انسان کو اس کی ذاتی اور عملی بدی سے آگاہ کرکے اس کے پاس لائے جو نجات کا منبع اور سرچشمہ ہے اس کا کوئی انکاری نہیں کہ آدمی آدمی کا عوضی نہیں ہو سکتا۔ مگر یسوع مسیح جو ہمارا کفارہ ہے وہ آدمی سے کہیں بڑھکر ہے وہ کلام مجسم۔ عمانوئیل خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ کفارہ ہو سکتا ہے ؏

مسٹر صالح اگر موسیٰ کی کتابوں کو اچھی طرح پڑھتے اور یہودیوں کی ہیکل اور عبادت کی نسبت ذرا زیادہ علم حاصل کرتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ سب انبیا اپنے گناہوں کی مغفرت شریعت کے پورا کرنے میں نہیں بلکہ بے عیب قربانی یعنے کفارہ میں ڈھونڈھا کرتے تھے۔ وہ ذبیحہ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر یہی ظاہر کرتے تھے کہ ہمارے گناہوں کو اُٹھانے والی یہہ قربانی ہے۔ مگر وہ قربانیاں اسی حقیقی سچی اور کافی قربانی کا ایما تھیں جو خدا نے انسانی جسم اختیار کرکے ادا کی۔ کیونکہ بھیڑ بکری کہاں کافی کفارہ ہو سکتی ہیں جبکہ بقول مسٹر صالح آدمی آدمی کا بلکہ باپ بیٹے کی بدکاری کا فدیہ نہیں ہو سکتا۔ پس موسیٰ اور سموئیل اور یسعیاہ اور یرمیاہ اور حزقیل اور باقی سب بزرگ اور انبیا شریعت کو نہیں بلکہ قربانی کو یعنے مسیح کے کفارہ کو اپنی نجات کا وسیلہ سمجھتے تھے ؏

مگر اپنے رسالے کے آخر میں مسٹر صالح نے بڑا زور مارا ہے اور اپنے خیال میں ایک ایسی انوکھی دلیل پیش کی ہے کہ جس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا اور وہ یہہ ہے۔ "آپ کا عیسیٰ مسیح جب صلیب دیا گیا اس وقت اس میں الوہیت تھی یا کہ انسانیت ان دونوں باتوں میں سے ایک کا آپ کو ضرور اقرار کرنا پڑیگا اگر آپ کہیں کہ الوہیت کی حالت میں مصلوب ہوا تو اس کا جواب بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ الوہیت کو کبھی موت نہیں آتی۔ مگر جب تک الوہیت کو موت نہ آئے تب تک آپ کا کفارہ نہیں ہو سکتا اور اگر آپ کہیں کہ انسانیت کی حالت میں تو ہمارا مطلب حاصل اور وہ ٹھیک انجیل مروجہ کے بموجب انسانیت کی حالت میں مصلوب ہوا چنانچہ اس نے جو کلمات دم کے چھوڑتے وقت کہے اس سے حق شناسوں پر اظہر من الشمس ہے کہ وہ انسانی حالت میں مصلوب ہوا جیسا کہ اس نے کہا ایلی ایلی لما سبقتانی۔ اے خداوند اے خداوند تو نے مجھے کیوں چھوڑا" پھر ذرا آگے بڑھکر آپ یوں فرماتے ہیں۔ "ایک محض انسان تمام جہان کے بدلے مصلوب نہیں ہو سکتا ہاں اگر الوہیت کی حالت میں مرنا ممکن ہوتا تو ضرور بنی آدم

گناہوں کے بدلے مارا جانا قابل تسلیم ہوتا۔؟

ہم پوچھتے ہیں کہ یہہ کس طرح آپ پر ظاہر ہوا کہ مرتے وقت الوہیت نے اُسے چھوڑ دیا۔ کیا جس وقت آدمی کو پھانسی دیتے ہیں اس وقت اس کی روح اس میں موجود نہیں رہتی؟ تاہم کوئی شخص یہہ نہیں کہتا کہ اس کی روح جو غیر فانی ہے ماری گئی۔ اور نہ یہہ کہ پھانسی کے وقت اس کی روح اس سے نکل گئی یا غیر حاضر تھی۔ پس جس طرح پھانسی کی حالت میں روح اور جسم دونوں موجود ہوتے ہیں مگر تاہم روح جو غیر فانی اور غیر مادی شَے ہے نہ کبھی مرتی اور نہ کبھی اس کے گلے میں پھانسی کا رسا ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح یسوع مسیح کی عجیب شخصیت میں مصلوب ہوتے وقت الوہیت برابر موجود رہی تاہم نہ وہ کبھی مری اور نہ کسی طرح کی کیفیت اس پر طاری ہوئی۔ پس الوہیت مصلوب نہیں ہوئی بلکہ وہ شخص مسیح جس میں الوہیت رہتی تھی۔ اور جو آپ الفاظ ایلی ایلی لما سبقتانی سے یہہ نتیجہ استنباط کرتے ہیں کہ الوہیت نے مرتے وقت اُسے چھوڑ دیا یہہ ہمارے عقیدہ کے برخلاف ہے۔ اور آپ کی بے علمی کا پورا پورا ثبوت۔ ہم ہرگز ہرگز یہہ نہیں مانتے کہ الوہیت نے اس کو چھوڑ دیا۔ ہمارا عقیدہ یہہ ہے کہ خدا کی ذات میں تین اقنوم ہیں۔ باپ بیٹا اور روح القدس جو ذات اور ماہیت۔ جلال اور قدرت میں یکساں ہیں۔ جملہ ایلی ایلی لما سبقتانی میں۔ اقنوم بیٹا اپنے مجسم ہونے کی حالت میں اقنوم باپ سے مخاطب ہے؟

اب ہم نے دکھا دیا کہ وہ جو ہمارا کفارہ ہے نِرا انسان نہیں بلکہ خدا کا بیٹا ہو مجسم ہو کر اس دنیا میں آیا اور جس نے انسانیت کا جامہ پہنکر ہمارے لئے اپنی جان دی۔ اس لئے وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں وہ ان سب کو بچا سکتا ہے؟

راقم
یکے از ناظرین

نوٹس؟

شائق بنام نامہ نگار نور افشاں جرم زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند بربنائے مضمون مندرجہ نور افشاں نمبر ۴۴ مطبوعہ ۶ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء

جناب نامہ نگار صاحب۔ آپ نے مجھ کو اپنے مضمون میں یونی ٹیرین لکھا ہے آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ نے یہہ کہکر میری توہین کی ہے۔ کیونکہ میں یونی ٹیرین نہیں ہوں سو وہ دن گئے کہ کہتے تھے قائل نہیں ہوں میں۔ ہم نے ربنا المسیح کی الوہیت کا انکار کرکے اپنے مبارک خداوند کو سات برس تک دکھ دیا اور اب ہم کو معلوم نہیں کہ کیونکر اس کا کفارہ دے سکتے ہیں۔ فی الحال تو ہم نے اپنی زندگی کو اس کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے امید ہے کہ ہمارا مبارک نجات دہندہ اس کو ہماری اس بڑی خطا کا معاوضہ (نجات مفت ہے اس کا کوئی معاوضہ نہیں۔ اُڈیٹر) خیال کرکے ہمکو اپنی رحمت سے محروم نہ رکھیگا۔ آپ نے جو ہم کو یونی ٹیرین کہا اس کا کفارہ بھی آپ دیں ورنہ ہم ضرور وارنٹ گرفتاری آپ کے نام نکلوا کر آپ کو کانپور میں طلب کرائیں گے کیونکہ اشاعت اخبار نور افشاں کی یہاں ہر صورت سے ثابت ہے۔ ہم ایک سستا سا کفارہ اس کے لئے مقرر کرتے ہیں وہ یہہ کہ جب آپ صادق علی کی کتاب پر ریویو کر چکیں تو وہ کتاب اپنی خطا کی پاداش میں ہم کو نذر کریں ورنہ دو برس کی قید محض کی سزا سرکار ابد قرار نے آپ کے جرم کے لئے مقرر کی ہے اور جرمانہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ اگر کتاب نہ دینا ہو تو اڈیٹر تحفہ محمدیہ کی طرح بھاگنے کا کوئی ٹھکانا ڈھونڈھ رکھنا یا کم سے کم کسی کو بجائے اجرائے وارنٹ ضمانت کے لئے تیار کر رکھئے کہ وقت پر کام آئے ہم کو تو محمدی بھائیوں نے بالکل محروم رکھا کہ اپنے جوابوں سے سرفراز کرتے۔ بلکہ یہاں تک بندوبست کر لیا ہے کہ ہم تک کوئی جواب پہنچنے نہ پائے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے جوابوں کی کتربیونت کرکے کلیاں ڈھیلی کر دی جائینگی آپ تو ان ماں کے بیٹوں اور ایسے جمالی خرزوں کو چار جوالے کر دیا کریں کیونکہ ایسے ایسے مداریوں اور ڈاکٹروں کا علاج ہمارے پاس موجود ہے اور وہ پیٹنٹ ہے آپ کو نہیں مل سکتا۔ آپ تو ہم کو کوئی واعظ معلوم ہوتے ہیں ہیں کیا آپ واعظ ہیں اگر ہیں تو ہماری قیافہ شناسی کی داد دو کہ کیسا تاڑا اور کتنی دور سے سچ ہے ع بھانپ لیتے ہیں خط کا مضمون ہم لفافہ دیکھکر۔ اگر آپ سچ مچ کوئی واعظ ہیں تو دین مسیحی کی صداقت پر مضامین لکھو یہہ اسلام کا راگ ہم کو گانے دو کیونکہ آج کل تو ہمارے پاس الیاہ کا لنگوٹا۔ سارپت کی بیوہ کا مٹھی بھر آٹا اور تیل کا لوٹا حضرت سلیمان کے قول کے مطابق احمق کی پیٹھ کیلئے سونٹا اسلام کی پردہ دری اور ہم اگر اس میں سے کسی چیز میں بھی کمی ہو جائے تو پھر ٹوٹے میں ٹوٹا بلکہ ہمارا ایمان بھی بالکل کھوٹا۔ اب آپ سمجھ لیں کہ ہم کس کام میں لگے ہیں؟

اب آپ کے اس مضمون میں ایک بہت بڑی غلطی ہے جس کو میں آپ پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے ڈاکٹر صادق علی کی ایک سچی بات کو نہیں مانا اور انہوں نے اس کو بنائے واقعات تاریخ بیان کیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ امہات المومنین کے نکاح ثانی نہ کرنے کا بڑا سبب یہہ ہے کہ وہ بیوہ اور رانڈ رہکر اسلام کی مشنری ہوں۔ آپ اس سے انکار کرتے ہیں۔ البتہ آپ کا اعتراض لفظ مشنری پر تو درست ہے کہ وہ کسی ملک میں مشنری بنکر نہیں گئیں مگر اشاعت اسلام ضرور کی دیکھئے۔ وکیچ من جراح

عماربن عمران امراۃ سے اور اُنھے غنم سے اور اُنھے عایشہ سے روائت کی ہے۔ "ان شوقت جاریہ وقالت لعلنا نقید بہا بعض فتیان قریش"۔ ترجمہ۔ عایشہ نے ایک لڑکی اپنی پالی ہوئی کو آراستہ کیا اور کہا کہ قریش کے بعض جوانوں کو اس لڑکی آراستہ پیراستہ کے سبب شکار کرونگی"۔ کیوں جی نامہ نگار صاحب پھر کہوگے کہ عائشہ نے اسلام کی اشاعت نہیں کی۔ دیکھو قوم قریش جو محمد صاحب کی جانی دشمن تھی ایک لڑکی آراستہ پیراستہ کرکے ان کے نوجوانوں کو شکار کرنے کا ذمہ اپنے سر لیا کیا یہہ اشاعت اسلام نہیں ہے اگر نہیں تو اس کو آپ کیا کہتے ہیں طلاق سودہ پر جو اعتراض آپ نے کیا وہ آپ کے ہی بیان سے رد ہوتا ہے کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ عائشہ کو دو راتیں مل گئیں تو ای بھائی یہہ بھی تو اشاعت اسلام کے لئے تھا کیونکہ حضرت کو وحی عائشہ کے یہاں ہی آیا کرتی تھی۔ اب جب دو راتیں مل گئیں تو کثرت سے وحی آئیگی اور یوں قران پورا ہو جائیگا ورنہ ادھورا رہتا کیونکہ سودہ کے یہاں وحی آنا ناممکن تھا دیکھو یہاں بھی اشاعت اسلام ثابت ہے۔ ایک اعتراض آپ کا لیڈی حفصہ پر ہے اس کی بابت ملیتوں کے باپ یعنے ابوہریرہ کی حدیثیں تلاش کرونگا اگر کوئی مل گئی تو آپ کو مطلع کردونگا تاکہ آپ آئندہ ایسی ہیکی ہیکی باتیں نہ کریں۔ صادق علی ڈاکٹر ہیں میں بھی ڈاکٹر ہوں اپنے ہم پیشہ بھائی کی حق تلفی نہ ہونے دونگا اس کی طرف سے ضرور لڑونگا۔ محمد یو دیکھو ایک مرتبہ ہم تمہاری طرف سے انور سے بھی بھڑ گئے تھے مگر وہ تھا منشی عالم الحسن نے ایک نہ مانی حضرت کے معجزات کا منکر ہی رہا کہیں یہہ نامہ نگار بھی دھاندلی نہ کرجائے اور لڑکی آراستہ پیراستہ سے کچھ اور نہ سمجھے اور کہیں یہہ مولوی فاضل نہ ہو تو لینے کے دینے پڑ جائیں۔ اور یہہ بھی مولویوں کی طرح حدیثوں اور روائتوں کو الٹ پلٹ کرے۔ کیونکہ ہم کو اندیشہ ہے

کہ ہماری پیش کردہ روائت کو یہہ مجروح یا ضعیف یا کثیف نہ کہدے مگر ڈاکٹر صادق علی کو ہم پہلے سے سمجھا دیتے ہیں کہ تم ڈاکٹر ہو تم اپنی کمسٹری کی اصطلاح میں اسکو ثقیل سیال یا لطیف کہدینا بلکہ شریف کیونکہ ام المومنین عائشہ صدیقہ کی شرافت میں ہر کہ شک آرد کافر گردد کیونکہ اُنہوں نے خود یہہ روائت غنم سے بیان کی ہے ❊

اری بھائی مولویو اب تو ہزار روپیہ دلوادو آج کل ہم کو ضرورت بھی ہے ورنہ ہم نہ مانگتے۔ بھائیو دیدو اللہ تمہارا بھلا کریگا۔ موسم سرما سر پر آگیا ہم کو جڑاول بنانا ہے اگر اس وقت روپیہ دیدو تو بڑا کام نکلے ورنہ خیر۔ حساب دوستاں دردل۔ خفا مت ہونا لو اب سلام و نیاز ❊

راقـــــم

احمد شاہ شایق

خوش خبری

میں اپنے احباب کو خصوصاً ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق کے عزیزوں رشتہ داروں اور مسیحی دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف یونٹیرین عقائد کو سلام کرچکے ہیں۔ اور مبارک خداوند یسوع المسیح کی الوہیت کے ایسے جی و جان سے قائل ہیں کہ اب اس ایمان الوہیت پر قربان ہونے کو تیار ہیں۔ اور اب چرچ مشن دالیس۔ پی۔ جی۔ برادرہڈ) کے متعلق بااختیار مشنری کا کام کانپور میں کرتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت ہمارے دوست شایق کی مثال اس پنجابی مثل کے مطابق ہے "دھیماں چوں نکل کے واہن وچ پھسے"۔ کیا معنے کہ ٹبرے ہائی چرچ میں الونجلسٹ ہوگئے ہیں۔ مگر کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ خیر ال امور اوساطہا کا خیال کرکے کسی وقت پر ٹھکانے پر آجائیں گے۔ بڑی خوشی ہے کہ وہ ایک

سخت بدعت اور جھوٹی تسلیم کے پھندے سے نکل آئے ❊

راقـــــم

واعظ از بٹالہ

رزولیوشن دربارہ پادری ڈی ایس

لائیل صاحب مرحوم مشنری لسپور

جبکہ ہمارے آسمانی ہمہ دان باپ کو پسند آیا کہ ہمارے درمیان سے ہمارے پیارے ہم خدمت و پیشوا پادری ڈی۔ ایس۔ لائیل صاحب کو اپنے پاس بلاوے اس لئے ہم جو ان کے ہم خدمت ہیں نہائت عاجزی سے اس کی مرضی کو قبول کرتے ہیں۔ اگرچہ یہہ واقعہ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ توبھی ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ جو کچھ کرتا ہماری بہتری کے لئے کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کام کو ہماری نسبت کہیں زیادہ پیار کرتا ہے ❊

(۱) ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس خداوند کے خادم کی وفاداری سرگرمی و محبت اور غیر تمندی کی زندگی ہمارے درمیان خداوند مسیح کے لئے زندہ شہادت ہے ❊

(۲) ہم جو باقی ہیں آئندہ زیادہ دیانتداری گرمی سے کوشش کریں گے کہ اس ضلع میں خداوند مسیح کے کام کو چلاویں۔ اور خدا کے کلام کی تعلیم کو جو انہوں نے وفاداری محبت اور دلی شوق سے سکھائی ہے عمل میں لاویں ❊

(۳) ہم مسز لائیل و گریسی باوا کے لئے جن کا دل غم سے از حد بھرا ہوا ہے اپنی ہمدردی ظاہر کرتے اور یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ غم میں شریک ہیں۔ اور اپنے آپ کو ان کی تسلی دینے کے ناقابل جان کے تمام تسلی کے بانی کے سامنے پیش کرتے اور انکے لئے دعا کرتے ہیں ❊



(۴) ہم اس بلاہٹ سے یہہ سیکھیں گے کہ ہر وقت تیار رہیں ۔

(۵) منظور ہوا کہ یہہ رزولیوشن ولائت کے مشنری اخبار اور نورافشان میں چھپوایا جاوے ۔ اور ایک نقل مسز لائیل کو دی جاوے ۔ فقط ۔

پادری نثار علی
پادری لیھوول
ڈی ۔ انڈرسن صاحب
ایم ۔ طالب
} کمیٹی

بقیہ

قدیم آریہ قوم کی دینی حالت

جواب ۔ آریہ قوم کی مختلف شاخوں کی قدیم مذہبی کتابوں کے مطالعہ کرنے سے ان کو چند ہم نام اور ہم لقب معبودوں کا بیان ملا ۔ اور ان کتابوں میں چند یکساں مذہبی رسومات بھی نظر آئیں ۔ لہٰذا انہوں نے معلوم کیا کہ وہ ہم نام اور ہم لقب معبود وسط ایشیا کے آبائی وطن میں آریہ قوم سے پوجے جاتے تھے ۔ اور وہ یکساں مذہبی رسومات بھی ان کے درمیان رائج تھیں ۔ مختلف ممالک میں قوم آریہ کے بکھر جانے سے ان معبودوں کے نام اور صفات میں اور ان رسومات کی ظاہری صورت میں قدرے تبدیلی ہوئی ہے ۔

سوال ۲ ۔ وسط ایشیا کے قدیم آریوں کے چند ایک بڑے اور مشہور معبودوں کا ذکر کرو ۔

جواب ۱ ۔ آسمان اور زمین ۔ رگوید کے رشی لوگوں نے پہلے پہل آسمان کو دوس پتری نام سے پوجا ہے ۔ یہہ دوس پتری یونانیوں کا ذے اوس پٹر ۔ اور لاتینیوں کا جوپیٹر ہے یعنے آسمان باپ ۔ ہندو رشیوں نے زمین کو ماتری یعنے ماں کے لقب سے پکارا ہے ۔ یونانیوں کی ڈیمٹر دیوی کے معنے بھی ماں زمین ۔ رگوید کے دوس اور پرتھوی یعنے آسمان و زمین سارے دیوتاؤں کے باپ اور ماں ۔ یونانیوں کے ورانس یعنے (آسمان) اور گایا یعنے زمین ان کے کل معبودوں کے باپ اور ماں یونانی ورانس اور ویدک ورونس یا ورون ایک ہی معبود ہے ۔ دونوں کے معنے ڈھانکنے والا آسمان ۔ یونانی گایا ۔ سنسکرت میں گو جو زمین کا ایک اور نام ہے ۔ وید میں اروستی ۔ لفظ کے معنے زمین آوشتہ میں اروستی لفظ بھی اس ہی معنے میں مستعمل ہوا ہے ۔ پُران میں لکھا ہے کہ زمین نے ایک زمانہ میں گوروپ دھارن کیا تھا ۔ آوشتہ میں بھی زمین کو گو یعنے گائے سے تشبیہہ دی گئی ہے ۔ پس یونانی گایا ۔ سنسکرت گو ہے جس کے معنے زمین ہے ۔ پھر رگوید میں ورون کو جن لقبوں سے ملقب کیا ہے ۔ قدیم فارسیوں نے زند آوستہ میں آہور مزد (ہرمزد) کو انہیں لقبوں سے ملقب کیا ہے مثلاً اہرمزد کے معنے ہمہ دان اہر ۔ رگوید ۸ : ۴۲ : ۱ میں ورون کو ہمہ دان اسوُر کہا گیا ہے سنسکرت اسور اور ژند اہور ایک ہی لفظ ہے ۔ اہورمزد خالق ہے ۔ ورون ساری خلقت کا مالک ہے (رگوید ۸ ۔ ۴۲ ۔ ۱) اہرمزد ایک فارسیوں کے گناہ کے معبود ۔ انگھرو مالنیوس کے خلاف ہے ۔ ورون ویدک پاپ دیوتا برتی کا مخالف ہے (رگوید ۱ ۔ ۴۲ ۔ ۲ ۔ ۹) آوشتہ میں اہرمزد کے ساتھ میتھرا کا نام ہمیشہ آتا ہے ۔ رگوید میں ورون کے ساتھ مترا کا نام ہمیشہ آتا ہے ۔ سو آہرومزد اور ورون ایک ہی معبود ہیں اور وہ قدیم آریوں کا معبود آسمان تھا ۔ اوپر چاندنی کی طرح ڈھانکنے والا آسمان ۔ او نیچے پھل پھول دینے والی پھیلی ہوئی زمین ۔ قدیم آریہ نے نظر حیرت سے دونوں کی طرف نظر کر کے تمام موجودات کا خالق انہیں کو تصور کیا ۔ آسمان میں بادل گھر جاتا ہے ۔ بادل میں بجلی چمکتی ہے بعد ازاں بادل معدوم ہو جاتے اور بارش اُترتی ہے ۔ لہٰذا قدیم آریہ نے خیال کیا کہ وہ بادل پانی کو روکنے والا کوئی جن ہوگا ۔ بجلی سے اس بادل نام جن کو ہلاک کر کے بارش دینے والا آسمان معبود کا پانیوں کو آزاد کرتا اور زمین پر بھیج دیتا ہے ۔ اس بادل کے مارنے والے آسمان معبود کی قدیم اہل فارس نے بیرترگھنا اور قدیم اہل ہنود نے بیرتیر گھنا نام سے پرستش کی ۔ بیرترگھنا اور بیرتیرگھنا کی نسبت دونوں اقوام کی مذہبی تصنیفات میں بہت سی کہانیاں نظر آتی ہیں ۔ ویدک رشیوں نے بیرتیرگھنا کو اندر نام سے مشہور کیا ۔ جو کہ مصدر اندر سے نکلا ۔ اند کے معنے برسنا ۔ اندر کے معنے برسنے والا ۔ آسمان ہندوستان میں بارش کی قدر زیادہ ہے ۔ اس لئے وید میں اندر کو سارے معبودوں میں سب سے اعلیٰ درجہ دیا گیا ہے ۔ پس بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ وسط ایشیا میں قدیم آریہ قوم کے آسمان کو پیدا کرنے والا ۔ ڈھانکنے والا ۔ بارش دینے والا وغیرہ مختلف ناموں سے پوجتے تھے ۔ اور باپ آسمان کے ساتھ ہی ساتھ ماں زمین کو ساری خلقت کی جننے والی مانتے تھے ۔

۲ ۔ سورج ۔ سورج کی پرستش آریہ قوم کی قریباً ساری شاخوں میں نظر آتی ہے ۔ وید میں سورج دیوتے بہتیرے ہیں ۔ اُن کا عام لقب آدتیہ یعنے ادیتی کی اولاد لفظ ادیتی کے معنے لامحدود ۔ ادیتی قدیم آریوں کا لامحدود آسمان دیوتا ۔ پس آدتیہ یعنے سورج لامحدود آسمان کی اولاد ہے ۔ ویدک سورج دیوتا مترا اور آوستک سورج دیوتا متھرا ایک ہی معبود ہے ۔ مترا ادیتی یعنے لامحدود آسمان کا بیٹا ہے ۔ متھرا فارسی آسمان معبود اہرمزد سے پیدا ہوا ۔ ویدک سورج یونانی ہیلیس لاتینی سال ٹیوٹن ۔ ٹرا اور فارسیوں کا خورشید ایک ہیں ۔ وید میں سورج گھوڑے والا اور دوڑنے والا ہے ۔ آوستہ میں

سورج گھوڑے والا اور تیز رو سوار ہی۔ ویدک سورج دیوتا۔ اریاما اور اوستہ کا اریمن ایک ہی معبود ہی۔ آریمن بیماریوں سے شفا بخشتا ہی۔ ہندو بھی مختلف بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کو اکثر سورج کی پرستش کرتے ہیں۔ رگوید میں جم ایک سورج دیوتا ہی۔ بعد ازاں پرلوک کا یعنے عالم ارواح کا راجہ سورج شام کے وقت غروب ہو جاتا ہی۔ اس خیال سے تصور کیا گیا ہی زندگی تمام ہونیسے سورج عالم ارواح کا راجہ ہوگا جم بیواسوں یعنے آسمان کا بیٹا۔ فارسیوں کا جم ویونگھتہ کا بیٹا ہی۔ جم نیکوکاروں کے عالم کا راجہ ہی۔ رگوید کے جم کا عالم بھی نیکوکاروں کا عالم ہی۔ پران والوں نے وید کے جم سے مختلف کہانیاں گھڑی ہیں۔ اہل فارس نے بھی جم سے مختلف کہانیاں ایجاد کی ہیں۔ شاعر فردوسی نے اسی جم سے ایک بڑے بہادر بادشاہ جمشید کا قصہ بنایا ہی۔ پس وسط ایشیا کی قدیم آریہ قوم مختلف ناموں سے سورج کی پرستش کرتے تھے ؏

۳۔ توسنسکرت میں اوش اور اوشش۔ یونانی میں آوس اور ای اوس معلوم ہوتا ہی کہ قدیم آریہ قوم اوشا یعنے تو کی بھی پرستش کرتے تھے سورج کے نکلنے سے تو مرجاتی ہی۔ اس شاعرانہ خیال سے ویدوں اور یونانی کتابوں میں مختلف دلکش کہانیاں تصنیف ہوئیں ؏

۴۔ ہوا۔ رگوید میں وایو۔ اوستہ میں ویو۔ سنسکرت پون۔ یونانی لاتینیوں کا پون اور فونیس۔ لہذا معلوم ہوتا ہی کہ وسط ایشیا میں قدیم آریہ قوم ہوا کی بھی پرستش کرتے تھے ؏

۵۔ سوما۔ رگوید میں شاید ایک بھی سکتہ ایسا نہیں ہی جس میں دیوتاوں کو سوم رس پینے کی دعوت نہ کی گئی ہو۔ رگوید تو سوما کی تعریف سے پر ہی۔ رگوید کے منڈل ۹ میں محض سوما ہی اکیلا دیوتا ہی۔ شام وید کا تیسرا حصہ رگوید کے اس ۹ منڈل سے اقتباس کیا گیا ہی۔ سوم ایک قسم کی بیل تھی پتھر پر پیسکر بعد ازاں دونوں ہاتھوں سے ملکر اس کا عرق نکالتے تھے۔ پھر بھیڑ کے پشمینہ کی چھلنی میں چھانکر اور اس میں دودھ وغیرہ ڈالکر بھنگ کی طرح پیتے تھے۔ دیکھو بابو رومیش چندر دت کا رگوید کا بنگالی ترجمہ صفحہ ۲۴۷، ۱۲)

ویدک رشیوں نے جس طرح سوما کی ستایش کی ہی۔ اسی طرح اہل فارس نے بھی ژندوستہ میں ہوما کی تعریف کی ہی۔ پس وسط ایشیا میں قدیم آریہ نہ صرف سوما یا ہوما کا رس پیکر ہی محظوظ ہوتے تھے بلکہ سوما یا ہوما کو دیوتا سمجھکر اس کی پرستش بھی کرتے تھے ؏

۶۔ آگ۔ آگ قدیم آریوں کا ایک مشہور معبود تھا سنسکرت اگنی لاتینی اگنس۔ سلاونک اوگنی۔ ایک ہی معبود ہی۔ سنسکرت میں آگ کا ایک نام یاوشٹ یونانی میں ہفسٹس۔ سنسکرت پرامنتھ۔ یونانی پرامتھیس سنسکرت ویسٹو۔ یونانی فرانیٹی۔ سنسکرت اسکا لاتینی ونکا۔ اگنی دوش اور پرتھوی کا بیٹا۔ آوستہ میں آگ کا نام اتر۔ اہرمزد کا بیٹا۔ وید میں آگ کا ایک نام نرا سنگسا۔ اوستہ میں یہہ لفظ نریاسنگھیا۔ اہل ہنود کے خیال میں انگیرا رشی کی اولاد نے آگ کی پرستش کو رواج دیا ہی۔ آوستہ میں آتش پرست انگرا نامی ایک کاہن کا خاندان نظر آتا ہی۔ پس ان بیانات سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قدیم آریا وسط ایشیا میں آگ کی پرستش کرتے تھے ؏

سوال ۳۔ وسط ایشیا میں جن معبودوں کی پرستش قدیم آریہ لوگ کرتے تھے کیا وہ ان کے بت بھی بناتے تھے ؟

جواب۔ نہیں رگوید زندا وستہ وغیرہ آریوں کی تصانیف دیرینہ میں بت پرستی کا نام ونشان نظر نہیں آتا ہی۔ پچھلے زمانہ میں آریہ قوم کی مختلف شاخوں میں بت پرستی کا رواج نظر آتا ہی آریہ قوم نے مختلف ممالک میں جاکر آباد ہونے کے بعد ان ممالک کے باشندوں کے ہم صحبت ہونے کے باعث ان کے دیکھا دیکھی اپنے معبودوں کی بھی رفتہ رفتہ بت بناکر پوجا شروع کردیا۔ اسی طرح آریہ قوم بھی بت پرست بن گئی۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ وہ اپنے آبائی وطن وسط ا[illegible] میں بت پرستی کرتے تھے ؏

سوال ۴۔ اگر وہ بت پرست نہیں تھے ت[illegible] اہل یہود کی طرح مواحد یعنے ایک خدا کے پرست[illegible]

جواب۔ نہیں ہم نے پہلے ہی دکھایا ہی کہ وہ آسما[ن] زمین۔ سورج۔ آگ۔ ہوا۔ وغیرہ مختلف معبودوں کے پرستار تھے ؏

سوال ۵۔ تو ان کے مذہب کو کیا کہنا چاہئے ؟

جواب۔ ان کے مذہب کو علما نے نیچر پرستی (Physiolatry) قرار دیا۔ وہ نیچر میں مختلف طاقتوں کو حرکت کرتے دیکھکر پریشان ہوتے تھے اور ان طاقتوں کو مختلف معبود تصور کرکے انکی پرستش کرتے تھے۔ وہ ان طاقتوں کے بانی مبانی یعنے علت ازلی خدائے واحد کی ماہیت کو اچھی طرح نہیں سمجھتے تھے ؏

سوال ۶۔ تو کیا خدائے واحد کا خیال انکے دل میں قطعی نہیں تھا ؟ جواب۔ نہیں ہم یہہ بھی نہیں کہہ سکتے خدا کا خیال انسان کی ضمیر کا طبعی خاصہ ہی۔ اس خیال کو انسان اپنے دل سے کسیطرح مٹا نہیں سکتا۔ اسلئے آریہ قوم کی قدیم کتابیں زنداوستہ۔ رگوید وغیرہ مطالعہ کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ قدیم آریہ نے جس معبود کی جسوقت پرستش کی ہی اسوقت اسی معبود میں تمام الوہیت کو تصور کیا ہی۔ مثلاً خلق کرنا۔ پرورش کرنا۔ عدالت کرنا۔ انتقام کرنا۔ وغیرہ صفات الٰہی کو۔ آسمان زمین۔ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ مخلوق

واقعات اور رائیں

پنجاب سنڈے سکول یونین کے گذشتہ سالانہ جلسہ میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ چھوٹے لڑکوں کے لئے ایسے پرچے چھاپے جاویں جس کے ایک طرف تصویر اور سنہلی آیت اور دوسری طرف سبق کا خلاصہ اور سبق کے متعلق چند سوالات ہوں۔ وہ پرچے اب آیندہ سولہ ہفتوں کے لئے چھپ چکے ہیں۔ سنڈے سکولوں کے اُستادوں کو جلد منگوا لینا چاہئے۔ قیمت ان کی بہت کم رکھی گئی ہے۔ مثلاً پچاس پرچے فی ہفتہ کے حساب سے منگوانا ہو تو سال کے لئے ایک روپیہ دینا پڑیگا۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہے۔ درخواستیں ڈاکٹر۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی مشن احاطہ لودیانہ کی خدمت میں بھیجنی چاہییں +

پچھلے سنڈے سکول یونین کے گذشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ جلد اردو میں چھپکر تیار ہو جاویگی اور ہر ایک سنڈے سکول میں تقسیم کے لئے بھیجی جاویگی ؛

ہم نے بڑے افسوس کے ساتھ اس خبر کو پڑھا کہ جزائر نیو ہیبرڈیز کے ایک جزیرے بنام تانا میں وہاں کے باشندوں نے پادری الگزینڈر گیلیز کو جو وہاں فری چرچ کے متعلق مبشر کا کام کرتے تھے قتل کر دیا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اُن کا خون اس جزیرے میں بہتوں کے مسیح کی بادشاہت میں شامل ہونیکا باعث ہوگا ؛

ٹوٹل ابسٹی نینس لودیانہ۔ ۲۹ دسمبر کو امرتسر کی ٹیمپرنس سوسائٹی کا ایک ڈیپوٹیشن لودیانہ میں اس غرض سے تشریف لایا کہ یہاں کے لوگوں میں شراب اور دیگر منشی اشیا کے برخلاف ایجی ٹیشن پیدا کرے۔ چنانچہ صبح کے وقت سارے شہر میں اس ڈیپوٹیشن کی طرف سے نگر کیرتن کیا گیا اور جگہہ بجگہہ ٹھہر کر شراب وغیرہ مسکرات کے برخلاف نہائت شیریں آواز سے گیت گائے گئے اور تقریریں کی گئیں ؛

بعد دوپہر ڈیڑھ بجے سے شام کے چھ بجے تک بغیر کسی وقفہ کے آریا سماج کے مکان پر جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ مسٹر ایم۔ وائلی اس جلسے کے میر مجلس مقرر ہوئے۔ پہلے ٹیمپرنس سوسائٹی امرتسر کے پریسیڈنٹ کی طرف سے ایک لیکچر دیا گیا جس میں انہوں نے گورنمنٹ کی رپورٹ اور تجربے سے ثابت کر دیا کہ شراب کا استعمال روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ اس کے بعد چند مثالوں میں اس کے نقصان بتلائے اور آخر میں ولائت کے مشہور ڈاکٹروں کی گواہی سے ثابت کیا کہ شراب کا استعمال تھوڑی مقدار میں بھی بُرا ہے۔ ہر ایک تقریر یا لیکچر کے بعد امرتسر کی پارٹی کی طرف سے جو گیت گائے جاتے تھے وہ کیا اپنے مضمون اور کیا گانے والوں کی آواز کے لحاظ سے بہت ہی مؤثر تھے۔ چند شاعروں نے اپنی اپنی بنائی ہوئی نظمیں بھی پڑھیں جن میں سے دو ہمارے مسیحی شاعر یعنے پنڈت رامانند انور اور منشی دیناناتھ شاؔد بھی تھے۔ پنڈت رامانند انور کی غزل بہت عمدہ اور شاعرانہ لحاظ سے قابل تعریف تھی۔ حاضرین ان کی غزل کے بعض بندوں سے ایسے محظوظ ہوئے کہ ان کے دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی۔ پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری۔ ڈی۔ ڈی۔ نے اپنے لیکچر میں نہائت عمدہ طرح سے ثابت کر دیا کہ منشی اشیا خاصکر شراب ہندوستان کی سخت دشمن ہے۔ اگر ہندوستان۔ اپنی ترقی چاہتا ہے تو کسی نہ کسی طرح سے اس خراب خانہ کا ستیاناس کرنا چاہئے۔ جب سب کارروائی ختم ہو چکی تو امرتسر کے ڈیپوٹیشن کی طرف سے اپیل کرنے پر چند صاحبان نے شراب سے پرہیز کرنیکا عہد کیا ؛

ہم بڑے افسوس کے ساتھ اس خبر کو درج کرتے ہیں کہ مسٹر مسیح الدولہ جو لودیانہ سٹی مشن سکول میں برسوں سے مدرس تھے ۱۳ دسمبر کو رات کے گیارہ بجے فوت ہو گئے۔ یہ اپنے مسیحی ہونے کے بعد پہلے ڈاکخانے میں ملازم تھے۔ مگر دمہ کے باعث ان کو اس محکمہ سے پنشن مل گئی اور لودیانہ میں اگرمشن سکول میں ملازمت کرتے رہے۔ یہ صاحب غریب مزاج۔ کفائت شعار اور نیک خصلت تھے۔ اپنے مرنے سے کچھ دن پہلے انہوں نے اپنی جائداد کی وصیت لکھدی اور اپنے دو نابالغ بچوں کے لئے پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری اور مسٹر۔ پی۔ سی۔ بینرجی کو ٹرسٹی ٹھہرایا۔ علاوہ ان دو لڑکوں کے ان کی ایک بیاہی ہوئی بیٹی بھی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند مرحوم کے پس ماندگاں کو تسلی بخشے ؛

ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن الہ آباد میں ایک ہال بنانے کی کوشش ہو رہی ہے تخمینہ کیا گیا ہے کہ ایسے ہال میں کم سے کم پندرہ سو روپیہ خرچ کیا جاویگا۔ اب تک صرف ایک ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے۔ یقین ہے کہ باقی روپیہ بھی ایسوسی ایشن بہت جلد اکٹھا کر لیگی ؛

امید کی جاتی ہے کہ الہ آباد کی ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن کے لئے ولائت سے ایک سیکرٹری بھیجا جاوے گا کہ جو اس ایسوسی ایشن اور ممالک مغربی و شمالی کے کالج کے نوجوانوں میں کام کرے گا۔ ہمارے خیال میں ہر صوبے کی ایسوسی ایشن کے متعلق تجربے کار سیکرٹری کی بڑی ضرورت ہے۔ یقین ہے کہ ایسے سیکرٹری کے آنے سے الہ آباد کی ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن میں بڑی ترقی ہوگی +

گورنمنٹ ہند کے زور دینے پر برٹش گورنمنٹ کو ایک برٹش رسالا اور دو بارزیر ہندوستان سے اور قبول کرنی پڑیں ؛

رسید زر

ڈاکٹر عنائت اللہ صاحب ناصر بٹالہ	[illegible]
مسٹر جیشری سنگھ	[illegible]
مسٹر پربھداس منٹگمری والہ	[illegible]
ڈاکٹر ٹی۔ ایل پینل صاحب بنوں بابت پرچہ مشنسکول	[illegible]
مسٹر یوسف اسمٰعیل۔ بابت پرچہ مشن۔ سکول	[illegible]
پادری احمد شاہ۔ جگراؤں	[illegible]
منشی میراں بخش صاحب مجی۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	[illegible]
پادری ایچ۔ ڈی۔ ٹامس صاحب۔ متھرا	[illegible]
بابو عیسی چرن صاحب۔ متھرا	[illegible]
مسٹر ٹامس سکاٹ نجنگڈھ رکھا	[illegible]
مس لوس صاحب۔ اعظم گڈھ	[illegible]
مسٹر پربھوداس۔ بُک سیلر حیدرآباد سندھ	[illegible]
مسٹر عبدالغنی۔ امرتسر	[illegible]
مسٹر اے۔ ای۔ سولسن۔ ہمیرپور	[illegible]
پادری بی۔ ایل۔ دت صاحب۔ کانگڑہ	[illegible]
مسٹر اینڈرو مولچند ٹرینیڈاڈ	[illegible]
مسٹر عبدالواحد صاحب۔ روپڑ	[illegible]
بابو یوسف صاحب۔ گورداسپور	[illegible]
پادری حاکم سنگھ صاحب۔ ڈسکہ	[illegible]

سنہ ۱۹۰۰ء کے لئے ایک نہایت عمدہ پاکٹ ڈائری مدراس میں از ہوایٹ کمپنی چھاپہ خانہ سے نکلی ہے۔ ہر ایک دن کے لئے ایک صفحہ متفرق نوٹ کے لئے مقرر ہے۔ متفرق میلہ و تعطیلات اہل ہنود و اہل اسلام کی درج ہیں اور ایک جنتری و دیگر خبریں مفید عام درج ہیں قیمت نہایت کم یعنی صرف ۱۰ ار مہیا ہو سکتی نمبر ۵ منٹرز سٹریٹ مدراس ؎

سلطنت متحدہ امریکہ کی گورنمنٹ نے یہہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سلطنت برطانیہ کی جو رعایا جزائر فلپاین کو جاوے ان سب کو یہہ ضروری ہے کہ اپنی قومیت ثابت کرنے کے لئے پروانہ جات راہداری بہم پہنچالیں اور سلطنت متحدہ کے صاحب کونسل جنرل مقیم سنگاپور کے پاس ہدایات موصول ہوگئی ہیں کہ جو دخانی جہاز جزائر فلپائن کو سواریاں لے جاویں ان کے ماسٹر اور ایجنٹ سفر کے ٹکٹ صرف ان اشخاص کے لئے جاری کریں جن کے کاغذات کی تصدیق امریکن کانسلیٹ سنگاپور میں ہوگئی ہو ؎

جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل مدراس اور بنگالہ کے مندرجہ ذیل جیلخانجات کو وہ مقامات مقرر فرماتے ہیں جہاں وہ اشخاص بھیجے جاسکتے ہیں جن کی نسبت عبور دریائے شور کی سزا کا حکم صادر ہوا ہو۔ جملہ صدر جیلخانجات اور جیلخانہ بلدہ پریزیڈنسی کلکتہ۔ صدر جیلخانجات راجہ مندری وو یلیور و سلیم و ترچناپلی اور کرام بی تور اور کانانور اور حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی تعزیرگاہ مدراس ؎

ایک نامہ نگار یہہ تجویز پیش کرتا ہے کہ پنجاب کی دیسی کلیسیائیں جارج لوئس کے لئے کوئی یادگار ضرور قایم کریں۔ اور یہہ یادگار فورمن کالج لاہور میں وظیفہ کے طور پر ہونی چاہیئے۔ یہہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور ہمیں امید ہے کہ کوئی صاحب بلا تاخیر اس کام کے ذمہ وار ہوجائیں گے ؎

ڈیلی کرانیکل نے لکھا ہے کہ موسم بہار میں روس کی طرف سے ایک مستقل ایجنٹ کابل میں آئے گا جس کا رتبہ کرنل سے کم نہ ہوگا دو ڈاکٹر اور دو اٹاشی اس کے ساتھ ہونگے۔ امیر صاحب نے منظور کر لیا ہے۔ اور کونٹ موراویف روسی وزیر خارجیہ نے برٹش گورنمنٹ سے بھی اس معاملہ میں استمزاج کر لیا ہے کہ انگلستان کی طرف سے اس کارروائی کی نسبت کسی مخالفت کا اندیشہ نہیں ہے۔ اخبار مذکور کے رپورٹر نے روسی سفارت خانہ کے ایک ممتاز ریٹائرڈ افسر سے اس خبر کی تصدیق کی تو اس نے کہا کہ سینٹ پیٹرزبرگ میں سب جانتے ہیں کہ روس کابل میں ایک سفارت قائم کرنا چاہتا ہے اور انگلستان کو جو افغانوں کو روسی قلمرو میں فساد کرنے سے نہیں روک سکتا منظوری دینے کے سوا چارہ نہ ہوگا ؎

فرنچ گورنمنٹ نے ایک کروڑ بیس لاکھ فرنک سواحل اور نوآبادیوں کی حفاظت کے لئے منظور کیا۔ اور چار کروڑ فرنک بیڑہ جہازات کے اضافہ کے لئے منظور کیا ؎ **شاہ** ایران آیندہ اپریل میں بطریق سیر و سیاحت یورپ تشریف لے جائیں گے ؎

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؎